ALBAHIS: RESEARCH JOURNAL OF ISLAMIC STUDIES SCIENCES

الباحث: ریسرچ جرنل آف اسلامک اسٹڈیز سائنسز

استحکام خاندان میں عورت کا کردار: شریعت اسلامیہ کی روشنی میں تجزیاتی مطالعہ

THE ROLE OF WOMEN IN FAMILY STABILITY: AN ANALYTICAL STUDY IN THE LIGHT OF ISLAMIC LAW

1-**Naheed Shah Naqvi**	2- **Sabih Ur Rehman Solangi**
Ph.D Research Scholar, Sindhi Department Sindh University of Jamshoro Hyderabad	Ph.D Research Scholar, Department of Comparative Religion & Islamic Culture University of Sindh, Jamshoro
Email:naheednaqvi224@gmail.com	Email:sabihurehmansolangi@gmail.com

To cite this article:
Naqvi Naheed Shah . Solangi Sabih UR Rehman ,(2020). urdu
استحکام خاندان میں عورت کا کردار: شریعت اسلامیہ کی روشنی میں تجزیاتی مطالعہ
THE ROLE OF WOMEN IN FAMILY STABILITY: AN ANALYTICAL STUDY IN THE LIGHT OF ISLAMIC LAW
Albahis: Journal of Islamic Sciences Research, *1*(2), 1–13. Retrieved from https://brjisr.com/index.php/brjisr/article/view/14

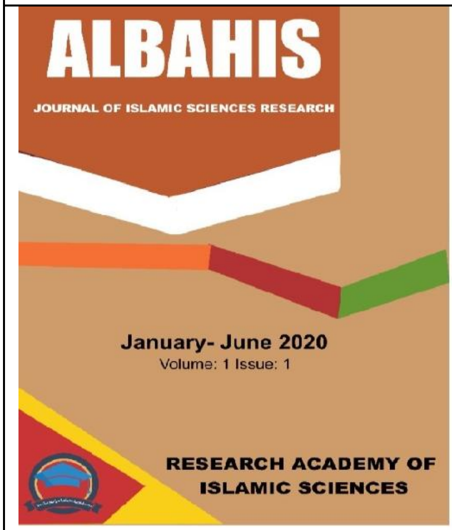

Attribution-NonCommercial-ShareAlike 4.0 International (CC BY-NC-SA 4.0)

OPEN ACCESS

استحکام خاندان میں عورت کا کردار: شریعت اسلامیہ کی روشنی میں تجزیاتی مطالعہ

THE ROLE OF WOMEN IN FAMILY STABILITY: AN ANALYTICAL STUDY IN THE LIGHT OF ISLAMIC LAW

ناہید شاہ نقوی
صبیح الرحمٰن سولنگی

ABSTRACT:

Women today are active participants in grassroots organizations, development projects , economic , education ,health and political projects, relief efforts, charitable association and social services. Women are typically viewed as key to eigther reforming or conserving tradition because of their roles in maintining family , socio continuity and culture. Women status has also been used as a means of defining national identity . Concern for men's jobs has given added incentive to the conservative call for women to adhere to traditional roles as housewives and mothers, although economic necessity has led women to undertake whatever work they can find usually low_ paid ,unskilled labor. Complete successfully family living requires the cooperation of both consequently have their quota to contribute to the supply of family tranquility , order and harmony . still it is clear from the very nature of her role that the wife and mother can her husband .Mothers has been the glue that holds a family together because it is up to them to provide the loving care and support needed by growing children and we can say that they are our first teachers . Mother sacrifices everything for their parents in his childhood , for her husband after her marriage and for their children through out her life . Mother will do everthing that she can do to their family members, husband & children. Mother a symbol of love , affection and care.Finally, the mother " sun" of the family because by her can did naturalness and dignified simplicity she reflects solid virtue , the spectral rays of the Divine Sun of Jutice.

Keywords : Women, Role, Family, Sacrifice, Love.

کلیدی الفاظ : عورت ، کردار ، خاندان ، قربانی ، محبت

تعارف

اسلام جو سلامتی والا دین ہے اس نے اپنے پیروں کاروں کو ہمیشہ ایسی تعلیمات دیں کہ جن پر عمل کرنے سے ان کی دنیا بھی سنورتی ہے اور آخرت بھی بنتی ہے۔ اسلام میں اولاد کی تعلیم و تربیت پر بہت زور دیا گیا ہے۔ جو ماں باپ اپنے بچوں کی اچھی تربیت کرتے ہیں اور انہیں خیر و شر کی تمیز کرواتے ہیں اور صحیح لائن پر لگاتے ہیں، ان کے بچے دنیا میں بھی والدین کی فرمانبردار اور ان کی راحت کا ذریعہ بنتے ہیں آخرت میں بھی۔

اب یہ حقیقت کھل کر سامنے آرہی ہے کہ خواتین تعلیم و ترقی کے میدان میں مردوں سے آگے نکل رہی ہیں، اس سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ خواتین میں وہ تمام صلاحتیں اور خوبیاں موجود ہیں جن کی بنیاد پر خواتین معاشرے کی تعمیر میں نہایت سرگرم رول ادا کرسکتی ہیں۔ عورت انسانی معاشرہ میں ریڑھ کی ہڈی کی حیثیت رکھتی ہے، معاشرے کی فلاح و بہبود ان کی واجبی شراکت کے بغیر ممکن نہیں۔ معاشرے کی فلاح ترقی میں خواتین کے اہم کردار ہی کے پیش نظر اسلام نے خواتین کے لئے علم کو نہ صرف ان کا حق بلکہ اس کے حصول کو ان کے لئے مردوں کی طرح" فرض " قرار دیا ہے۔ بچے کے اولین معلمہ ہونے کی حیثیت سے ماؤں کی تعلیم و تربیت بعض پہلوؤں سے مردوں کی تعلیم سے بھی زیادہ اہم ہے۔ قوموں اور نسلوں کی تعلیم و تشکیل کا تمام تر دار و مدار خواتین کی تعلیم و تربیت پر منحصر ہے۔

اسلام میں ازدواجی تعلق کو زندگی کی یک ضرورت کی حیثیت ہی سے نہیں دیکھا گیا، بلکہ اس کو ایک عبادت کا درجہ دیا گیا، جس سے آدمی خدا کے قریب ہوتا ہے، یعنی ہمارے یہاں ازدواجی تعلق کا، عقد نکاح کا تصور یہ نہیں کہ زندگی کی ضرورت کے تحت یہ کرنا ہی تھا، وراس کے بغیر زندگی کا تلذذ حاصل نہیں ہوتا، بلکہ اس کو دینی رنگ دیا گیا، اس کو عبادت قرار دیا گیا، اوراسی لیے رسول اللہ ﷺ نے اپنی زندگی میں اس کا سب سے بڑا نمونہ پیش کیا، اور آپؐ نے فرمایا کہ " تم میں سب سے زیادہ بہتر وہ ہے، جو اپنے گھر والوں کے لیے سب سے زیادہ بہتر ہو اور میں اپنے گھر والوں کے لیے تم سے زیادہ بہتر ہوں۔"

اسلامی معاشرہ میں خاندان کی اہمیت

اسلام ہی تو ہے جس نے عورت کے ساتھ حقیقی انصاف کیا اور مظلومیت واتہام کے عقوبت خانے سے نکال کر انسانیت کے مقام رفیع پر فائز کیا اور اعلان کیا کہ اخلاق وروحانیت کے بلند مراتب میں بڑھنے کے لیے شریعت کے دروازے مردوں کی طرح عورتوں پر بھی کھلے ہیں۔

اسلام ہی تو ہے جس نے یہ فیصلہ سنایا کہ عورت کے بھی حقوق ہیں۔

اسلام نے عورت کو جو بلند مقام دیا ہے وہ کسی مذہب نے نہیں دیا۔ دنیا کے مختلف مذاہب کا موازنہ اسلامی تعلیمات سے کیا جائے تو اسلام نے جو عورت کے وقار و اعتبار کی بحالی اور انسانی سماج میں اعلیٰ مقام دلانے اور ظالم قوانین، غیر منصفانہ رسم ورواج سے نجات دلانے میں جو کردار ادا کیا اس سے ان کو دنیا سے روشناس کرایا اور ایک پڑھے لکھے اور حقیقت پسند انسان کو

اعتراف واحترام میں سر جھکانا پڑا کہ عورت بھی اس معاشرے کا اہم فرد ہے جس کے بغیر اس معاشرے کی تکمیل ناممکن ہے۔
اسلام نے عورت کو ایک بلند مقام اور ایک اعلیٰ حیثیت سے اس کو تسلیم کیا جو ہر مسلمان کی زندگی میں مؤثر کردار ہے۔

اسلام نے عورت کو جو وسیع دینی تعلیمی معاشرتی واخلاقی حقوق دئے ہیں اور عزت و شرف و منزلت کے جو اعلیٰ مراتب خواتین کے لیے ہر طبقہ کو دئے ہیں ان کی نظیر کسی قدیم و جدید معاشرتی نظام میں نہیں ملتی چنانچہ یہ حقوق کبھی ماں کی حیثیت سے تو کبھی بیٹی کی حیثیت سے تو کبھی بیوی کی حیثیت سے تو کبھی بہن کی حیثیت سے دئے ہیں۔

اس نظام میں عورت کی بنیادی اہمیت ہے اور اس کی تعمیر کا اہم کردار ادا کرتی ہے اس میں اس کے حقوق بھی ہیں اور فرائض بھی اگر وہ اس سے کنارہ کش ہو جائے اور یکسوئی کے ساتھ اس کی ذمہ داریاں ادا نہ کرے تو یہ نظام بکھر کر رہ جائے گا۔ وہ اسی وقت باقی رہ سکتا ہے جب کہ عورت اسے اپنی سعی وجہد اور توجہ کا مرکز بنائے رکھے۔ اسلام میں خاندان کا تصور بہت اعلیٰ ہے یعنی رحم سے حاصل ہونے والے تمام رشتے ان کو یکجا کرنا محبت کرنا مطلوب ہے۔ اکثر عورتیں ہی خاندان کے لئے فیصلے اور طریقے متعین کر رہی ہوتی ہیں۔ خالق کائنات نے اپنی تخلیق کی صفت کا کچھ حصہ عورت کو ودیعت کیا حالانکہ یہ کام وہ مرد کے سپرد بھی کر سکتا تھا لیکن اس کا ذمہ دار عورت کو بنایا یعنی نسل انسانی کو چلانے کے لئے انسان کی پیدائش کا نام اس کو ودیعت کیا۔ اور اللہ تعالیٰ نے اپنی اس صفت میں شامل ہونے پر اس کو اتنے بڑے اعزاز سے نوازا کہ اس کے قدموں تلے جنت رکھ دی۔ مردوں کی تمام محنت اور کفالت کی ذمہ داری کی انجام دہی کے باوجود عورت کو اللہ تعالیٰ نے یہ اعزاز دیا۔ صالح اور نیک معاشرے کی بنیاد رکھنے میں عورت ہی پہلا مدرسہ ہے۔

يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّكُمُ الَّذِیْ خَلَقَكُمْ مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَةٍ وَّ خَلَقَ مِنْهَا زَوْجَهَا وَ بَثَّ مِنْهُمَا رِجَالًا كَثِیْرًا وَّ نِسَآءً ۚ وَ اتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِیْ تَسَآءَلُوْنَ بِهٖ وَ الْاَرْحَامَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلَیْكُمْ رَقِیْبًا[1]

اے لوگو! اپنے پروردگار سے ڈرو، جس نے تمہیں ایک جان سے پیدا کیا اسی سے اس کی بیوی کو پیدا کر کے ان دونوں سے بہت سے مرد اور عورتیں پھیلا دیں، اس اللہ سے ڈرو جس کے نام پر ایک دوسرے سے مانگتے ہو اور رشتے ناطے توڑنے سے بھی بچو بیشک اللہ تعالیٰ تم پر نگہبان ہے۔

[1] النساء۔ 1

ہم سب کی تخلیق حضرت آدم علیہ السلام اور اماں حوا سے پیدا ہوئی دونوں مرد اور عورت ایک ہی جنس سے پیدا کئے گئے تاکہ ایک دوسرے سے سکون حاصل کر سکیں پر یہ ممکن تھا کہ ایک ہی وقت میں مرد اور عورتیں پیدا کر دیتا اور بیک وقت ان سے نسل انسانی کا سلسلہ چل نکلتا لیکن اللہ تعالیٰ جو سب سے بڑھ کر حکمت ولاا ور رحیم کریم ہے ۔

یوں خاندان کی اہمیت ہمارے نزدیک اللہ تعالی سے جڑنا ہے ۔

عورتوں کی ذمہ داریوں میں عدم توازن

عورت کے حقوق اور ذمہ داریوں میں عدم تناسب پیدا ہو گیا اور ان میں جو توازن اور اعتدال ہونا چاہئے' وہ ختم ہو گیا۔ فطرت اس طرح عورت کی نشو نما کرتی ہے کہ وہ ماں بن سکے اور اس کی گود میں نسل انسانی پروان چڑھے۔اس کے لیے جن جذبات اور احساسات اور جن قوتوں اور صلاحیتوں کی ضرورت ہے وہ بھی اس فطرت کی طرف سے ملتے ہیں۔اسی وجہ سے خود اس کے اندر اس فطری تقاضہ کو پورا کرنے کا شدید داعیہ پایا جاتا ہے، لیکن ماں بن کر نسل انسانی کو آگے بڑھانا کوئی وقتی اور ہنگامی مشغلہ نہیں ہے بلکہ ایک طویل اور دشوار گذار عمل ہے۔اس میں تل، ولادت، رضاعت، بچہ کی پرورش اور اس کی تربیت وغیرہ شامل ہے۔

اس سارے عمل میں مرد با حیثیتوں سے اس کا شریک تو ہوتا ہے اور بالواسطہ اس کے ساتھ تعاون بھی کرتا ہے لیکن براہ راست اس کا بوجھ نہ اٹھاتا ہے اور نہ اٹھا سکتا ہے۔یہ سارا بوجھ تنہا عورت کو ہی اٹھانا پڑھتا ہے۔اس میں اس کی توانائیوں اور صلاحیت کا بڑا حصہ صرف ہو جاتا ہے۔اس کے ساتھ اس پر ساری سیاسی، سماجی اور معاشی ذمہ داری بھی ڈال دینا جو مرد پر عائد ہوتی ہیں' بہت بڑی زیادتی ہے۔اس کے لیے وجہ جواز شائد اسی وقت فراہم کیا جا سکتا ہے جب کہ عورت کو اس بوجھ سے سبکدوش کر دیا جائے جو فطرت نے اس پر ڈال رکھا ہے۔اور جس کے لیے اس کی خاص طریقہ سے نشو نما کی ہے ۔[2]

اسلام نے عورتوں کے ذمے داخلی معاملات لگائے ہیں یعنی گھریلو معاملات عورتوں کے ذمے ہیں، گھر کی صفائی، بچوں کی نگہداشت، مرد کی آسائش و آرام کے انتظام، جملہ گھریلو ذمہ داری عورت کے سپرد ہے۔پر اسلامی معاشرے میں مرد و زن دونوں کے لیے ہی برابر کے احکام ہیں جو اسلامی تعلیمات میں موجود ہیں۔ جو اس بات کا ثبوت ہے کہ مرد و عورت دونوں کے لیے یکساں طور پر سماجی ذمہ داریوں کا تعین کرتے ہیں۔ یہ تو پیغمبر اسلام کا ارشاد گرامی ہے کہ " من اصبح ولا یھتم بامور المسلمین فلیس بمسلم " (جو شخص شب و روز گزارے اور مسلمانوں کے امور کی فکر میں نہ رہے وہ مسلمان نہیں ہے ۔

[2] جلال الدین عمری، اسلام میں عورت کے حقوق، ناشر اسلامک پبلیکیشنز(پرائیویٹ) لمیٹڈ، 13ای، شاہ عالم مارکیٹ لاہور نومبر-1993، ص19

عورتوں کی سماجی سرگرمیاں اور قوم کی ترقی

عورتوں کی دینی اور دینوی علوم سیکھنے کی نہ صرف اجازت دی گئی ہے بلکہ ان کی تعلیم و تربیت کو اس قدر ضروری قرار دیا گیا ہے جس قدر مردوں کی تعلیم و تربیت' نبی کریم ﷺ سے دین واخلاق کی تعلیم جس طرح مرد حاصل کرتے تھے اسی طرح عورتیں بھی کرتی تھیں ، آپ نے ان کے لیے اوقات معین فرمادئے تھے جن میں حاضر ہوکر آپؐ سے علم حاصل کرتی تھیں ، آپ کی ازواج مطہرات اور خصوصا حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہ نہ صرف عورتوں کی بلکہ مردوں کی بھی معلمہ تھیں اور بڑے بڑے صحابہء کرام وتابعین عظام ان سے حدیث تفسیر وفقہ کی تعلیم حاصل کرتے تھے۔

قرون اولی میں عورتوں نے مردوں کی طرح اسلامی علوم وفنون کے حصول اور اس کی نشر واشاعت میں گرانقدر خدمات انجام دی ہیں ، چنانچہ سب سے پہلے دین اسلام کو قبول کرنے کی سعادت ایک خاتون حضرت خدیجۃالکبریٰ کے حصہ میں آئی ، اور اسلام میں سب سے قبل جام وشہادت نوش کرنے کا شرف بھی ایک خاتون حضرت سمیہ رضی اللہ تعالی عنہ کو نصیب ہوا ، اور خلیفہ دوم حضرت عمر رضی اللہ تعالی عنہ کے اسلام قبول کا باعث بھی ایک خاتون ان کی ہمشیرہ حضرت فاطمہ بن خطاب کی دعوت واستقامت ہے۔

اسلامی نقطہ نظر سے عورت کی صحیح تعلیم و تربیت وہ ہے جو اس کو ایک بہترین بیوی، بہترین ، ماں اور بہترین گھر والی بنائے ، اس کا اصل دائرہ عمل گھر ہے ۔اس لیے خصوصیت کے ساتھ ان علوم وفنون کی تعلیم دی جانی چاہئے تاکہ اس دائرے میں اسے زیادہ مفید بنا سکے اور ضمنا وہ علوم وفنون بھی حاصل کرسکتی ہے جو اس کے اور معاشرہ کے لیے مفید ہوں ، بشرطیکہ موزوں ومناسب ماحول میں حاصل کئے جائیں اور ایسے ہی ماحول میں انجام دئے جائیں اور ان حدود سے تجاوز نہ کرے جو شریعت نے عورتوں کے لئے مقرر کئے ہیں ۔

آج ہر سو حقوق نسواں کا چرچا ہے ، عورت کو ہر شعبہ حیات میں مردوں کے مساوی حقوق دینے کی مہم زور وشور سے جاری ہے ، سوسائیٹیاں قائم ہو رہی ہیں کانفرنسیں منعقد ہو رہی ہیں اور انہیں چراغ چراغ خانہ سے شمع محفل بنانے کی کوشش ہو رہی ہیں ، اور عورتوں نے عزم مردانہ کے ساتھ ہر شعبہ زندگی میں مردوں کے دوش بدوش دوڑنے کا تہیہ کرلیا ہے۔ اور شعبہ میں اپنی خدمات انجام دے رہی ہیں۔ [3]

1. **انسانیت کی خدمت پر مامور:** انسانیت کی خدمت پر مامور نرسوں کو آج بھی پاکستان میں معتبر رتبہ نہیں دیا جاتا۔ انتہائی مشکل حالات میں تعلیم اور تربیت حاصل کرنے اور پیشہ ورانہ زندگی میں قدم رکھنے کے بعد نرسوں کو گوناگوں مسائل کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔

---

[3] فضیلۃالشیخ ابو بکر الجزائری، ترجمہ: سعید احمد قمر الزمان، خاتون اسلام (المراۃالمسلمۃ) المکتب التعاونی للدعوۃ والارشاد بالبدیعۃ، الریاض، ص7، 8

2. **کوزہ گری ایک فن:** مٹی سے خوبصورت کوڑے اور کونڈے بنانے والی یہ خواتین برسوں سے کوزہ گری کا کام کر رہی ہیں۔ کئی پشتوں سے اسی کام کو سرانجام دینے والی یہ خواتین اپنے خاندانوں کے لئے ذریعہ معاش بنی ہوئی ہیں۔

3. **نڈر خواتین:** پولیو کے خلاف مہم میں خواتین کا کردار اہم تصور کیا جاتا ہے۔ شدت پسند حلقوں کی جانب سے دی جانے والی دھمکیوں اور حملوں کے باوجود اس مہم میں کئی ہزار خواتین حصہ لے رہی ہیں۔

4. **گھریلو اخراجات اٹھانے والی:** مچھلی فروش زریں کا تعلق خانہ بدوش قبیلے سے ہے جو قبیلے کی دیگر خواتین کے ساتھ شہر میں اپنے مردوں کی مدد کرتی ہیں۔

5. **بیوٹی پارلرز:** جن خواتین کو گھروں سے نکل کر مردوں کے ہمراہ کام کرنے کی اجازت نہیں ملتی وہ شہر کے گلی کوچوں میں کھلے بیوٹی پارلر میں کام کرنے کو ترجیح دیتی ہیں جہاں وہ دن کے آٹھ گھنٹے صرف ساتھی خواتین کے ساتھ ہی وقت گزارتی ہیں۔

6. **گھریلو ملازمائیں:** پاکستان کی لاکھوں گھریلو ملازمائیں انتہائی کم اجرت کے عوض 16 گھنٹے سے زائد مشقت کرنے پر مجبور ہیں۔ ان میں زیادہ تر خواتین اپنے گھروں کی واحد کفیل ہوئی ہیں۔ ایسا دیکھنے میں آیا ہے کہ ان خواتین کے شوہر بے روزگار ہوتے یا نشے کے عادی ہونے کے باعث ان کی مالی امداد نہیں کرپاتے ہے۔

7. **تمام کام خوش اسلوبی سے:** عورت پر کام کا بوجھ جتنا بھی ہو وہ اپنی فطری ذمہ داری کو نظرانداز نہیں کرتی۔ محنت کرنا ، کمانا اور بچوں کو سنبھالنا وہ بھی خوش اسلوبی سے۔

8. **سماجی سرگرمیاں:** ایسے فیسٹیول منعقد ہو رہے ہیں جن میں خواتین اپنے ہنر کا بھرپور فائدہ اٹھا رہی ہیں، چاہے اشیاء خوردونوش کا اسٹال ہو یا آرٹ اینڈ کرافٹس۔ خواتین ان میلوں میں بھرپور طرح سے اپنی صلاحیتوں کا استعمال کر رہی ہیں

9. **سماجی مہم میں پیش پیش:** کراچی کو خوبصورت بنانے اور امن کا پیغام دینے کے لئے مردوں کے ہمراہ خواتین بھی شانہ بشانہ کام کرتی ہوئی نظر آئیں۔ خواتین صرف گھروں یا آفیس تک محدود نہیں بلکہ ہر جگہ کام کرنے کے لئے تیار ہیں۔ [4]

[4] عنبرین فاطمہ کراچی، ڈی ڈبلیو D.W.com

مذہبی کارنامے

مذہبی خدمات کے سلسلے میں سب سے اہم خدمت جہاد ہے اور صحابیات رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جس جوش و خلوص، عزم اور استقلال سے اس خدمت کو ادا کیا ہے اس کی نظیر مشکل سے مل سکے گی۔ غزوہ احد میں جب کہ کافروں نے عام حملہ کر دیا تھا اور آنحضرت ﷺ کے ساتھ صرف چند جاں نثار رہ گئے تھے۔ حضرت ام عمارہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ آنحضرت ﷺ کے پاس پہنچیں اور سینہ سپر ہو گئیں، کفار جب آپ پر بڑھتے تھے تو تیر اور تلوار سے روکتی تھیں، ابن قمیہ جب دراتا (غراتا) ہوا آنحضرت ﷺ کے پاس پہنچ گیا تو حضرت ام عمارہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے آگے بڑھ کر روکا چنانچہ کندھے پر زخم آیا اور گر پڑا انہوں نے تلوار ماری لیکن وہ دوہری زرہ پہنے ہوئے تھا، اس لیے کارگر نہ ہوئی۔ جنگ مسیلمہ میں انہوں نے اس پامردی سے مقابلہ کیا کہ بارہ زخم کھائے اور ہاتھ کٹ گیا۔

غزوہ خندق میں حضرت صفیہ رضہ نے جس بہادری سے ایک یہودی کو قتل کیا اور یہودیوں کے حملہ کو روکنے کی جو تدبیر اختیار کی وہ بجائے خود نہایت حیرت انگیز ہے۔ غزوہ حنین میں حضرت اُم سلیم رضہ کا خنجر لے کر نکلنا ایک مشہور بات ہے۔ جنگ یرموک میں جو خلافت فاروقی میں ہوئی حضرت اسماء بنت ابی بکر، اُم حکیم، خولہ، ہندا اور اُم المؤمنین حضرت جویریہ رضہ نے بڑی دلیری سے جنگ کی تھی اور اسماء بنت یزید رضہ نے جو انصار کے قبیلہ سے تھیں خیمے کے چوب سے نو رومیوں کو قتل کیا تھا۔

نہ صرف بری بلکہ بحری لڑائیوں میں بھی صحابیات رضہ شرکت کرتی تھیں۔ 28ہجری میں جزیرۃ قبرس پر حملہ ہوا تو حضرت اُم حرام رضہ اس میں شامل ہوئیں۔ میدان جنگ میں اس کے علاوہ صحابیات رضہ اور خدمات بھی انجام دیتی تھیں مثلاً: 1۔ پانی پلانا۔ 2۔ زخمیوں کی مرہم پٹی کرنا۔ 3۔ مقتولوں اور زخمیوں کو اٹھاکر میدان جنگ سے لے جانا۔

4۔ چرخہ کاتنا۔ 5۔ تیر اٹھاکر دینا۔ 6۔ خورد ونوش کا انتظام کرنا، پکانا۔ 7۔ قبر کھودنا۔ 8۔ فوج کو ہمت دلانا۔ چنانچہ حضرت عائشہ، اُم سلیم، اُم سلیط رضہ نے غزوہ احد میں مشک بھر بھر کر زخمیوں کو پانی پلایا تھا۔ اُم سلیم اور انصار کی چند عورتیں زخمیوں کی تیاداری کرتیں تھیں اور اس مقصد کے لیے وہ ہمیشہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ غزوات میں شریک ہوا کرتی تھیں۔

ربیع بنت معوذ رضہ وغیرہ نے شہداء و مجروحین کو قتل گاہ سے اٹھاکر مدینہ پہنچایا تھا۔ اُم زیاد اشجعیہ رضہ اور دوسری پانچ عورتوں نے غزوہ خیبر میں چرخہ کات کر مسلمانوں کی مدد دی تھی، وہ تیر اٹھاکر لاتیں اور ستو پلاتی تھیں۔ حضرت اُم عطیہ رضہ نے سات غزوات میں صحابہ رضہ کے لیے کھانا تیار کیا تھا۔ اغواث اور اماث وغیرہ کی جنگوں میں جو خلافت فاروقی میں ہوئیں، بچوں اور عورتوں نے گورکنی کی خدمت انجام دی تھی اور

جنگ یرموک میں جب مسلمانوں کا میمنہ ہٹتے ہٹتے حرم کی خیمہ گاہ تک آگیا تو ہند اور خولہ رضہ وغیرہ نے پرجوش اشعار پڑھ کر لوگوں کو غیرت دلائی تھی۔

اشاعت اسلام بھی مذہب کی ایک بہت بڑی خدمت ہے اور صحابیات رضہ نے اس سلسلے میں خاص کوششیں کی ہیں۔ چنانچہ حضرت فاطمہ بنت خطاب رضہ کی دعوت پر حضرت عمر رضہ نے اسلام قبول کیا تھا۔ اُم سلیم رضہ کی ترغیب سے ابو طلحہ رضہ نے آستانہ اسلام پر سر جھکایا تھا۔ عکرمہ رضہ اپنی بیوی اُم حکیم رضہ کے سمجھانے پر مسلمان ہوئے تھے۔ اور اُم شریک دوسیہ رضہ کی وجہ سے قریش کی عورتوں میں اسلام پھیلا تھا جو نہایت مخفی طور پر اس خدمت کو انجام دیتی تھیں۔

اسلام کی حفاظت بھی ایک اہم کام ہے اور متعدد صحابیات رضہ میں سب سے زیادہ اس خدمت کو حضرت عائشہ رضہ نے ادا کیا ہے۔ 35 ہجری میں جب حضرت عثمان رضہ شہید ہوئے اور نظام مذہب درہم برہم ہو گیا تو انھوں نے اصلاح کی آواز بلند کی، جس پر مکہ اور بصرہ کے لوگوں نے لبیک کہا۔

نماز کی امامت بھی ایک اہم کام ہے اور متعدد صحابیات نے اس کو کبھی کبھی عورتوں کے مجمع میں انجام دیا ہے۔ چنانچہ حضرت عائشہ، حضرت اُم سلمہ، اُم ورقہ بنت عبداللہ اور سعدہ بنت قمامہ رضہ عورتوں کی امامت کرتی تھیں۔ اُم ورقہ رضہ کو یہ امتیاز حاصل تھا کہ انھوں نے اپنے مکان کو سجدہ گاہ بنالیا تھا جہاں وہ ہمیشہ امامت کرتی اور اذان دیتی تھیں۔ عورت کی اقتدا عورت کے پیچھے درست ہے مگر حنفیہ کے نزدیک مکروہ ہے [5]۔

علمی کارنامے

اسلامی علوم یعنی قرات، حدیث، فقہ، فرائض میں متعدد صحابیات کمال رکھتی تھیں۔ حضرت عائشہ، حفصہ، اُم ورقہ رضہ نے پورا قرآن مجید حفظ کیا تھا۔ ہند بنت اُسید، اُم ہشام بنت حارثہ، رائطہ بنت حیان اور اُم سعد بن ربیع رضہ بعض حصوں کی حافظہ تھیں۔ اُم سعد رضہ قرآن مجید کا درس بھی دیتی تھیں۔

تفسیر میں حضرت عائشہ رضہ کو خاص کمال تھا۔ چنانچہ صحیح بخاری کے آخر میں ان کی تفسیر کا معتدبہ حصہ منقول ہے۔

حدیث میں ازواج مطہرات عموما اور حضرت عائشہ اور اُم سلمہ رضہ خصوصا تمام صحابیات سے ممتاز تھیں۔ حضرت عائشہ رضہ کی روایات 2210 ہیں اور حضرت اُم سلمہ نے 378 حدیثیں روایت کی ہیں۔ ان کے

[5] سعید انصاری ندوی/ عبدالسلام ندوی، مقدمہ، سید سلیمان ندوی، سیر الصحابیات مع اسوہ صحابیات، سن اشاعت، 1429ھ/ 2008ء

علاوہ اُم عطیہ اور اسماء بنت ابی بکر، اُم ہانی اور فاطمہ بنت قیس رضہ بھی کثیر الروایہ گزری ہیں۔ فقہ میں حضرت عائشہ رضہ کے فتاویٰ اس قدر ہیں کہ متعدد ضخیم جلدیں تیار ہو سکتی ہیں [6]۔

عملی کارنامے

اس سے مراد صنعت و حرفت ہے جس میں حیاکت، فلاحت، کتابت، تجارت اور خیانت وغیرہ داخل ہیں۔
اُسد الغابہ اور مسند امام احمد بن حنبل کی متعدد روایتوں سے ثابت ہوتا ہے کہ صحابیات نہیں کرتی تھیں جو ان کو اور ان کی اولاد کو کافی ہوتا تھا۔

کاشت کاری تمام صحابیات نہیں کرتی تھیں بلکہ وہ مدینہ یا دیگر سرسبز مقامات کے باشندوں کے ساتھ مخصوص تھی۔ مدینہ میں عموماً انصار کی عورتیں کاشت کاری کرتی تھیں، مہاجر عورتوں میں حضرت اسماء کا بھی یہی مشغلہ تھا۔

لکھنا بہت سی صحابیات رضہ جانتی تھیں۔ چنانچہ حضرت شفاء بنت عبداللہ رضہ کو اس میں خاص طور پر شہرت حاصل ہے، جنہوں نے ایام جاہلیت میں لکھنا پڑھنا سیکھ لیا تھا۔ حضرت شفاء رضہ کے علاوہ حضرت حفصہ، اُم کلثوم بنت عقبہ اور کریمہ بنت المقداد رضہ بھی لکھنا جانتی تھیں۔ حضرت عائشہ اور حضرت اُم سلمہ رضہ کو اگرچہ پڑھنا آتا تھا لیکن لکھنا نہیں آتا تھا۔

صحابیات رضہ میں بعض عورتیں تجارت بھی کرتی تھیں، چنانچہ حضرت خدیجہ رضہ کی تجارت نہایت وسیع پیمانہ پر شام سے تھی۔ حضرت حولاء، حضرت ملیکہ، حضرت ثقفیہ اور بنت مخربہ رضہ عطر کی تجارت کیا کرتی تھیں [7]۔

اسلام میں عورت کا مقام

اسلام نے عورت کو عظمت و بزرگی عطا فرمائی۔ اسے قدر و منزلت اور شرف سے نوازا۔ اس کے حقوق بھی تقریباً اتنے ہی مقرر کئے جتنے اس کے ذمے فرائض تھے اسے کائنات کی اساکا ایک اہم جز قرار دیا۔

يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اِنَّا خَلَقْنٰكُمْ مِّنْ ذَكَرٍ وَّاُنْثٰى ۔ [8]

اے لوگو! ہم نے تم سب کو ایک (ہی) مرد و عورت سے پیدا کیا ہے۔

مزید ارشاد فرمایا:

---

[6] ایضا، ص10

[7] ایضا، ص12

[8] الحجرات 13

وَاللّٰہُ خَلَقَکُمۡ مِّنۡ تُرَابٍ ثُمَّ مِنۡ نُّطۡفَۃٍ ثُمَّ جَعَلَکُمۡ اَزۡوَاجًا[9]

لوگو! اللہ تعالیٰ نے تمہیں مٹی سے پھر نطفہ سے پیدا کیا ہے پھر تمہیں جوڑے جوڑے (مرد و عورت) بنادیا ہے۔

اسے مرد کا ہمراز بنایا:

هُنَّ لِبَاسٌ لَّکُمۡ وَاَنۡتُمۡ لِبَاسٌ لَّهُنَّ[10]

وہ تمہارا لباس ہیں اور تم ان کے لباس ہو۔

اسے سکون قلب' مونس و غم خوار اور ہمدرد بنایا:

وَ مِنۡ اٰیٰتِہٖۤ اَنۡ خَلَقَ لَکُمۡ مِّنۡ اَنۡفُسِکُمۡ اَزۡوَاجًا لِّتَسۡکُنُوۡۤا اِلَیۡهَا وَ جَعَلَ بَیۡنَکُمۡ مَّوَدَّۃً وَّ رَحۡمَۃً[11]

اور اس کی نشانیوں میں سے ہے کہ تمہاری ہی جنس سے بیویاں پیدا کیں تاکہ تم ان سے آرام پاؤ اس نے تمہارے درمیان محبت اور ہمدردی قائم کر دی۔

اسے حیا و وفا کا مجسمہ قرار دیکر اس سے محبت کرنے کا حکم دیا اور کہا کہ انسان کی محبت سے انسان بن سکتا ہے۔ رحمۃ للعلمین نے فرمایا:

" اللہ تعالیٰ نے مجھے حکم دیا ہے کہ میں بیویوں سے محبت کروں اور جو رحمتیں اس نے مجھ پر نازل کی ہیں ان میں سے ایک یہ ہے کہ میرے دل میں اپنی بیویوں کی محبت پیدا کر دی ہے۔"[12]

اسے مرد کے ترکے میں شریک اور حصہ دار ٹھہرایا۔

وَلَهُنَّ الرُّبُعُ مِمَّا تَرَکۡتُمۡ اِنۡ لَّمۡ یَکُنۡ لَّکُمۡ وَلَدٌ ۚ فَاِنۡ کَانَ لَکُمۡ وَلَدٌ فَلَهُنَّ الثُّمُنُ مِمَّا تَرَکۡتُمۡ[13]

---

[9] فاطر 11

[10] البقرہ187

[11] الروم21

[12] جمال الدین، نظر ثانی، عطاءاللہ حنیف بھوجیانی، اصلاح معاشرہ، اشاعت، 24 - 5 - 1993، مرتبہ، جمال الدین، فارغ التحصیل جامعہ اسلامیہ

[13] النساء12

اور جو(ترکہ) تم چھوڑ جاؤاس میں ان کے لئے چوتھائی ہے،
اگر تمہاری اولاد نہ ہو ،اور اگر تمہاری اولاد ہو تو پھر انہیں
تمہارے ترکہ کا آٹھواں حصّہ ملے گا،

لِلرِّجَالِ نَصِيۡبٌ مِّمَّا تَرَكَ الۡوَالِدٰنِ وَ الۡاَقۡرَبُوۡنَ وَ
لِلنِّسَآءِ نَصِيۡبٌ مِّمَّا تَرَكَ الۡوَالِدٰنِ وَ الۡاَقۡرَبُوۡنَ مِمَّا قَلَّ
مِنۡهُ اَوۡ كَثُرَ‌ ؕ نَصِيۡبًا مَّفۡرُوۡضًا ۔[14]

ماں باپ اور خویش واقارب کے ترکہ میں مردوں کا حصہ بھی
ہے اور عورتوں کا بھی ۔(جو مال ماں باپ اور خویش واقارب
چھوڑ مریں) خواہ وہ مال کم ہو یا زیادہ(اس میں) حصّہ مقرّر
کیا ہوا ہے۔

وَ لَهُنَّ مِثۡلُ الَّذِىۡ عَلَيۡهِنَّ بِالۡمَعۡرُوۡفِ‌ وَ لِلرِّجَالِ
عَلَيۡهِنَّ دَرَجَةٌ ‌ؕ[15]

اور عورتوں کے بھی ویسے ہی حق ہیں جیسے ان پر مردوں کے ہیں
اچھائی کے ساتھ ہاں مردوں کو عورتوں پر فضیلت ہے اور اللہ
تعالیٰ غالب ہے حکمت والا ہے۔

اللہ تعالی نے عورت کے حقوق کے تحفظ اور نگہداشت کے متعلق بہت سے احکامات نازل فرمائے ہیں ۔[16]

تاریخی پس منظر:

اسلام میں عورت کو زندگی کے ہر شعبہ میں شریک ہونے کی اجازت ہے۔ متعینہ حدود کے اندر رہتے ہوئے مسلمان عورتوں نے بھی حصہ لیا ہے۔زندگی کا اہم شعبہ سیاسیات ہے۔ مسلمان عورتیں اس شعبہ میں شریک تھیں۔ سمراء بنت نہیک کے بارے میں آتا ہے کہ وہ محکمہ امر بالمعروف کے اونچے عہدے پر فائز تھیں۔وہ ہاتھ میں کوڑا لے کر نکلتیں اور تادیب کرتیں۔ حضرت عثمان کی خلافت کی تقرری فاطمہ بنت قیس کے گھر میں ہوئی۔ جس میں وہ شریک تھیں۔ حضرت عائشہ چاروں خلفاء کے دور میں خلفاء کو اپنے قیمتی مشورہ سے

[14] النساء7

[15] البقرہ228

[16] جمال الدین، نظر ثانی،عطاءاللہ بھوجیانی،اصلاح معاشرہ،ص66

نوازتی تھیں۔ابن العربی معافری نے روایت کی ہے کہ حضرت عمر نے بازاروں کی نگرانی شفاء نامی خاتون کے سپرد تھی۔

مسلم عورت اور سماجی جذبات

تاریخ سے یہ بات واضح ہے کہ عورتیں سماجی کاموں میں بھرپور حصہ لیتی تھیں حتیٰ کہ ناگزیر حالات میں صحابیات میدان جنگ میں گئی ہیں فوجی خدمات میں پیش پیش تھیں۔

حضرت ابوطلحہ کی زوجہ رمیصاء سے مسلم میں روایت ہے کہ انھوں نے حنین کے دن تلوار اٹھائی توان کے شوہر نے انھیں حیرت سے دیکھا اس پرانھوں نے کہا یہ احتیاطا میں نے لے لیا ہے کہ اگر کوئی مشرک قریب آئے تو اس کا کام تمام کردوں۔

حدیث تاریخ اور طبقات کی کتب عورتوں کی حربی خدمات سے بھری پڑی ہیں۔ان کا ایک نمونہ مولانا سلیمان ندوی کی " اسلام کی بہادر بیٹیاں " نامی کتابچے میں دیکھا جاسکتا ہے۔شیخ منتصر کتانی نے " المراۃ فی النبوی " میں یہ تمام تفصیلات رقم کرنے کے بعد علماء اور ائمہ کے چند فتوے جمع کئے ہیں۔کہ ضرورت پڑ جائے تو عورتیں جنگ میں بھی حصہ لے سکتی ہیں اس بات پر اتفاق ہے کہ عورتوں کا جہاد میں شریک ہونا جائز ہے۔ ابن حزم کہتے ہیں۔ناگہانی صورت حال میں عورتوں پر بھی جہاد فرض ہو جاتا ہے۔دسوتی کہتے ہیں کہ عورتوں پر جہاد واجب عین ہے۔

ابن حبیب کہتے ہیں اگر عورت ان خدمات میں حصہ لیتی ہے اسے غنیمت میں حصہ دیا جائے گا۔

علم وادب کے شعبے میں بھی مسلم عورتوں کی کارگزاری قابل تعریف ہے۔حضرت عائشہ کا شمار محدثین نے مکثرین صحابہ میں کیا ہے۔ان کی روایتوں کی تعداد بہت زیادہ ہے ابو نعیم نے حضرت عائشہ و حفصہ ،اسماء۔ رمیضاء ام عمارہ اور حضرت فاطمہ کے بارے میں لکھا ہے ۔کہ یہ کئی علوم میں دسترس رکھتی تھیں۔فقہی معلومات میں زینب ابی سلمہ کا یہ پایہ تھا کہ الصائغ کہتے ہیں کہ وہ مدینہ کی عورتوں میں سب سے بڑھ کر فقیہ تھیں۔

عروہ حضرت عائشہ کی تفسیری خدمات کے بارے میں کہتے ہیں کہ میں ان سے بڑا قرآن کا عالم نہیں دیکھا۔ ابن حزم کہتے ہیں کی حضرت عائشہ سے 2210 حدیثیں بقی بن مخلد اندلسی نے اپنی مسند میں ذکر کی ہیں ان کی متفق علیہ حدیثوں کی تعداد 174 ہے ۔حضرت اشوی فرماتے ہیں کہ ہر مشکل حدیث کا حل ہم حضرت عائشہ سے پوچھتے تھے وہ کہا کرتے تھے کہ میں حضرت عائشہ سے بڑا شعر وادب طب وحکمت اور تاریخ عرب

کا عالم نہیں دیکھا۔ حضرت معاویہ فرماتے ہیں۔" میں نے حضرت عائشہ سے بڑا کوئی پر زور خطیب اور معاملہ فہم نہیں پایا۔[17]

حسن تربیت: اصلاح معاشرہ کے لئے عورت کی بنیادی وصف اولاد کی بہترین تربیت ہے، یعنی ضروری ہے کہ عورت اپنی اولاد کی بہترین تربیت کرنے والی ہو، کیونکہ اس کی یہی اولاد مستقبل میں مرد اور عورت ہوں گے اور ان کی سب سے پہلی تربیت ماں کی گود میں ہوتی ہے، اس لئے اگر ماں اخلاق اور معاملات کی اچھی ہو اور اس کے ہاتھ پر تربیت پائیں اور پروان چڑھیں تو اصلاح معاشرہ میں ان کا بڑا اثر ہوگا۔ لھذا! صاحب اولاد عورت پر واجب ہے کہ وہ اپنے بچوں کا خاص خیال رکھے اور ان کی تربیت کا اہتمام کرے اور اگر تنہا ان کی اصلاح کرنے سے قاصر ہے تو اس سلسلے میں ان کے باپ سے مدد لے، اور اگر باپ نہ ہو تو ان کے سرپرست یعنی بھائیوں یا چچا یا بھتیجوں وغیرہ سے تعاون طلب کرے۔[18]

دوسری بات یہ ہے کہ اسلامی شریعت میں ماحول کے آگے سر جھکانے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا یہی وجہ ہے کہ جب نبی ﷺ کی ایک مشرق قوم میں بعثت ہوئی جو بتوں کی پوجا کرتے تھے، رشتے ناطے توڑتے تھے اور لوگوں پر ناحق ظلم و زیادتی کرتے تھے تو آپ نے ماحول کے آگے سر جھکانے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا تو آپ نے ماحول کے سامنے سر نہیں جھکایا بلکہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو اس ماحول کو قبول کرنے کی اجازت ہی نہیں دی بلکہ یہ حکم دیا،

فَاصْدَعْ بِمَا تُؤْمَرُ وَاَعْرِضْ عَنِ الْمُشْرِكِيْنَ[19]

پس آپ اس حکم کو جو آپ کو کیا جارہا ہے کھول کر سنا دیجئے اور
مشرکوں سے منہ پھیر لیجئے۔

اس آیت میں اللہ تعالیٰ اپنے پیارے نبی ﷺ کو حکم دیا ہے کہ اعلان عام کر دیں اور مشرکوں سے منہ پھیر لیں اور جب تک آپ کا مشن مکمل نہ ہو تب تک شرک اور زیادتی کو بھولیں رہیں اور یہی چیزیں ظاہر ہوئیں۔[20]

دعوتی سرگرمیاں: اصلاح معاشرے کے لئے عورت کا بنیادی وصف دعوتی سرگرمی ہے، یعنی معاشرے میں لڑکیوں کی تعلیم و تربیت میں عورت کا نمایاں کردار ہو، خواہ یہ معاشرہ مدرسہ گاہ ہو یا کالج کا ہو یا کالج کے بعد کے اعلیٰ تعلیم مراحل کا ہو یا ان کے علاوہ عورتوں کے مابین ہونے والی ملاقاتوں کا ہو، جہاں مفید دعوتی و توجیہی کلمات پیش کئے جاسکتے ہیں۔ ہمیں الحمد للہ یہ پتہ چلا ہے کہ اس سلسلے میں بعض عورتوں نے نمایاں

---

[17] رسول چیمہ، اسلام کا عمرانی نظام، ناشر، گل فراز احمد، عرفان پبلشرز، اردو بازار لاہور سن اشاعت، اول مئی 2004ء، ص 208

[18] شفیع محمد (رحمہ اللہ، ترجمہ: مؤسس الشیخ بن صالح العثیمین الخیریۃ، نظرثانی: اصلی اہلسنت ڈاٹ کام، ص 19

[19] حجر 94

[20] ایضا، ص 20

کردار ادا کیا ہے اور عورتوں کو شرعی اور عربی علوم کی تعلیم کے لئے پروگرام تربیت دیئے ہیں۔ یہ یقیناایک بہترین اور قابل تعریف عمل ہے جس کا ثواب انہیں موت کے بعد بھی ملتا رہے گا جیسا کہ نبی ﷺ کا ارشاد ہے: " جب انسان مر جاتا ہے تو اس کا عمل بھی اس سے منقطع ہو جاتا ہے۔ مگر تین اعمال ایسے ہیں جن کا ثواب جاری رہتا ہے، صدقہ جاریہ' یا علم جس سے لوگ فائدہ اٹھائیں' یا صالح اولاد جو اس کے لئے دعا کرے۔" [21]

معاشرہ میں بدامنی کے اسباب: ہمارا معاشرہ ماحول جو امن کا گہوارا تھا فتنہ وفساد کی آماجگاہ بن گیا ہم تو شکایت کرنا جانتے ہیں، فلاں نے یہ کہا فلاں نے ایسا کیا ہے، اولاد نافرمان ہے، کہنا نہیں مانتی بیوی نافرمان ہے، سوال یہ ہے کہ تم نے کب ان کے حقوق ادا کئے، تم نے اللہ تعالیٰ و پیغمبر ﷺ کی نافرمانی کی، اللہ کے حقوق کو غصب کیا، اللہ تعالیٰ نے تمہارے زیر دستوں کے ہاتھوں تمہارے حقوق غصب کروائے، تم نے اپنے ماں باپ کی نافرمانی کی، اس کے صلے میں تمہاری اولاد نافرمان بن گئی۔ یہی کچھ تو زمانہ جاہلیت میں ہوتا تھا ایک دوسرے کے حقوق کو غصب کیا جاتا تھا، طاقتور کمزور پر ظلم کرتے تھے۔ اسلام نے ان تمام باتوں کو ختم کیا، اسلام تو صلہ رحمی کا سبق دیتا ہے کہ ایک دوسرے کے ساتھ صلہ رحمی کا سبق دیتا ہے کہ ایک دوسرے کے ساتھ صلہ رحمی سے پیش آؤ، ایک دوسرے کے حقوق کا خیال کرو، لیکن آج مسلمان وہی کرنے لگے پھر ہم جن حالات سے گذر رہے ہیں وہ ہمارے سامنے ہیں، امن و سکون مفقود ہو چکا ہے۔ [22]

خلاصہ

حاصل کلام یہ ہے کہ اسلام ایک مضبوط اور پائیدار خاندان کو معاشرہ کی بقا کے لئے ضروری سمجھتا ہے اس لئے کہ خاندان ہی کی بنیاد پر معاشرہ کی تعمیر ہوتی ہے۔ خاندان کا استحکام معاشرہ کا استحکام اور خاندان کی بربادی معاشرے کی بربادی ہے۔ اسلام خاندان کی تعمیر و تشکیل کے لئے بہت مضبوط بنیادیں فراہم کرتا ہے اور ان اسباب وعوامل سے اسے محفوظ رکھنا چاہتا ہے جو اسے کمزور یا منہدم کر کے رکھدیں۔ اس کا ایک پورا نظام اس نے قائم کیا ہے، اس کی تفصیلات بتائی ہیں اور حدود وضوابط متعین کیے ہیں۔ وہ اس بات کی شدت سے تاکید کرتا ہے کہ اس نظام کو جوں کا توں باقی رکھا جائے اور اللہ کے قائم کردہ حدود نہ توڑے جائیں۔

شوہروں کے لئے جسمانی وروحانی سکون و تسکین، اپنے قول و عمل سے اولاد کو دین داری کا درس اولین، گھروں میں توکل قناعت اور سکون و آرام کی فضا کی فراہمی کرنا اور اپنے تعاون، رفاقت اور ہمت افزائی سے مردوں کو دینی و دنیاوی ترقی کے دروازے تک پہنچا سکتی ہیں۔

[21] شفیع محمد بن صالح العثیمین، ص 231

[22] ایضاً، ص 29

ہمسایوں و دیگر عزیز و اقارب کے حقوق کی پاس داری کرتے ہوئے اپنے نیک سلوک سے آس پاس ایک ہمدرد، مہذب دین دار اور معاون ماحول پیدا کر سکتی ہیں۔ اس طرح عورت کے گونا گوں اوصاف و کردار سے جب مرد کو اور خاندان کو ایک پر سکون گھر اور مخالف حالات کی تپتی دھوپ میں عورت کے ذریعہ ٹھنڈی چھاؤں ملے گی تو اس کی راہیں خود بخود سازگار ہوتی چلی جائیں گی۔ بصورت دیگر ایسا شخص جس کے گھر میں الجھنیں، مسائل، بے چینی، بے دینی ہو تو نہ تو وہ معاشرے میں امن قائم کر سکتا ہے اور نہ وہ اپنے بچوں کی تربیت کر سکتی ہیں نہ اسے ایک پر امن شہری اور عالمی سطح پر امن بنا سکتی ہیں۔

نتائج

1. بحیثیت داعی پیارے نبی کریمؐ کا اسوہ ہے کہ وہ ہر جگہ جایا کرتے تھے جہاں لوگ موجود ہوں اور وہ اپنی بات پہنچا سکیں۔ بحیثیت داعی ہماری بھی ذمہ داری ہے کہ معاشرے کی ہر عورت تک چاہے وہ گھر بیٹھی ہو یا جاب کے لیئے نکلی ہوئی ہو یا سیاست کے میدان میں ہو، اور اس کے لیئے ہم اپنی زندگی میں توازن پیدا کریں اپنے مقصد کو پہنچاتے ہوئے اس کے حصول میں مصروف عمل رہتے ہوئے گھر اولاد، خاندان سب کی طرف یکساں توازن رکھنا ہے۔
2. عورت کے اندر اللہ تعالی نے بڑی لچک رکھی ہے اس کے پاس زندگی کے مختلف ادوار کی مختلف ذمہ داریاں رکھیں ہیں اور ہمیشہ ان ذمہ داریوں میں اضافہ ہی ہوتا ہے لیکن وقت تو وہی 24 گھنٹے ہوتے ہیں جس میں وہ ان ذمہ داریوں کو پورا کرتی ہے جب ذمہ داریان کم تھیں تب بھی یہی 24 گھنٹے تھے اور جب ذمہ داریاں کئی گنا بڑھ جاتی ہیں تب بھی انہی اوقات میں پورا کرتی ہے۔
3. یہ وقت اسلام کی تعلیم کو عام کرنے کا ہے تاکہ اس کی تہذیب جو فطری تہذیب ہے، لوگوں کے سامنے آئے۔ اس کے عمل والے طریقے اور ہر ایک کے حقوق کے محافظ قوانین، عزتوں، عصمتوں، مالوں اور جانوں کو تحفظ فراہم کرنے والے احکامات لوگوں کو بتانے کا وقت ہے تاکہ روحانی طور پر بکھرے ہوئے لوگ اس کے سایہء رحمت میں سکون حاصل کریں۔
4. ہماری عورتوں کو اپنے پختہ عقیدہ کی بنیاد پر اللہ تعالٰی کے اس نظام عدل پر ڈٹ کر دعوت دینا چاہئے، عورتوں کو علمی رہنمائی دے کر کفر کے پراپیگنڈے سے بچانا چاہئے اور اسلام کے سچے خاندانی نظام کو اجاگر کرنا چاہئے تاکہ شریعت کے طریق پر وہ اپنی دنیا و آخرت کو کامیاب بنائیں۔

سفارشات

1. ا

گر ہم چاہتے ہیں کہ ہمارا معاشرہ ترقی یافتہ ہو جائے تو اس کے لیے ضروری ہے کہ خواتین کو اعلیٰ تعلیم یافتہ بنائیں اور اس کہ اندر خود اعتمادی پیدا کرنا ہے تاکہ وہ زندگی کے ہر شعبہ میں اپنی ذمہ زاریاں بخوبی انجام دے سکیں۔

2. عورت کی ایک آزمائش یہ ہوتی ہے کہ وہ رشتے جو خون کے ہوتے ہیں اور وہ رشتے شوہر کے ذریعے سے اس کے رشتہ دار بنے ان دونوں میں تفریق نہ کرنا یعنی اگر ہم سوسائٹی سے بے انصافی کا خاتمہ چاہتے ہیں تو پہلے ہمیں اپنے اندر سے ناانصافی کو ختم کرنا ہو گا اور دونوں طرف کے رشتون میں توازن قائم رکھنا ہو گا۔

3. رشتہ داروں سے شکایتوں کو کنٹرول کریں اور محبت کا اظہار کریں پیارے نبی ؐ نے فرمایا"اگر تمہیں اپنے بھائی سے محبت ہے تو جا کر اس سے اظہار کر دو۔کیونکہ محبت کا اظہار محبت کو تازگی بخشتا ہے"۔اور اس اظہار کے لئے تحفوں کا دینا بھی اس کا اہم ذریعہ ہے۔

4. بچے

جن سے ہماری آخرت کی فلاح منسوب ہے ان بچوں کو قرآن سے جوڑیں اور ایک صالح اجتماعیت سے جوڑیں جو اس پر فتن دور کی لازمی ضرورت ہے کہ اس سے ان کو اچھی صحبت بھی ملے گی اور مقصد سے آگاہی بھی حاصل ہو گی۔

5. ا

پنے بچوں کو خاندان سے مانوس کریں اور ان کو رشتہ داروں کے مسائل سے دور رکھیں آپس کے اختلافات کی ہوا بچوں کو نہ لگنے دیں۔ بیٹیوں کو انکی صفات، ذمہ داریوں انکے فرائض سے ابتداء ہی سے آگاہ رکھیں۔

CC BY NC SA

This work is licensed under a Creative Commons Attribution-NonCommercial-ShareAlike 4.0 International (CC BY-NC-SA 4.0)